سورة ابراهيم

ایک جائزہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ
الۡحَمِيۡدِ ۙ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِ ۙ ﴿۲﴾
الَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ
ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَ
يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۵﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ
اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ
يَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۶﴾ ع
وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ﴿۷﴾ وَقَالَ مُوۡسٰٓى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا
اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

- نام - سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ ، اس سورت کی آیت ۳۵ (وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا) سے یہ نام لیا گیا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے اس سورۃ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سوانح عمری بیان ہوئی ہے، بلکہ یہ بھی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامتی نام ہے۔
- سورت کا حجم : یہ سورۃ 52 آیات اور 7 رکوعوں پر مشتمل ہے
- زمانۂ نزول —سورت کا اندازِ بیان مکہ کے آخری دور (11-13 نبوی) کی سورتوں جیسا ہے، اسلامی نظریہ حیات کے بنیادی مسائل، وحی و رسالت، عقیدہ توحید، بعث بعد الموت، حساب وکتاب اور جزاء و سزا کا ذکر اس سورت میں آیا ہے

یہ مکی دور کے اس سال میں نازل ہوئی جب کفار نے ہر قسم کے تعلقات کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور بڑی شدومد سے کھل کر اسلام کی مخالفت شروع کردی تھی۔ انھوں نے حضور ﷺ کو صاف صاف بتادیا تھا کہ وہ اس دعوت کو ہرگز قبول نہیں کریں گے اور برملا یہ دھمکیاں دینے لگے تھے کہ اگر تم باز نہ آئے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ سے جبراً نکال دیا جائے گا۔

اسی بنا پر ان کو وہ دھمکی سنائی گئی جو ان کے سے رویہ پر چلنے والی پچھلی قوموں کو دی گئی تھی کہ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ (ہم ظالموں کو ہلاک کرکے رہیں گے) اور اہل ایمان کو وہی تسلی دی گئی جو ان کے پیش رووں کو دی جاتی رہی ہے کہ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ (ہم ان ظالموں کو ختم کرنے کے بعد تم ہی کو اس سرزمین میں آباد کریں گے) ۔

جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ مکی زندگی کے آخری دنوں کی یہ بات ہے اور انہی حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی

سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْم

سورت کا مرکزی مضمون: آپ ﷺ اور آپؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ۔ کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبردار ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

سورت کے مضامین

قرآنِ کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا۔

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئی اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبردار کیا گیا ہے

قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔ ناشکری (کفر) کرنے والے تباہ ہو کر رہے

شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے متبعین کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ - کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ سے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال- یہ رسولؐ اور ان کے پیرو ابراہیمؑ کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

سورت کا ربط

سابقہ سورت (الرعد) کے ساتھ ربط

- سورۃ الرعد کا سورۃ ابراہیم کے ساتھ جوڑے کا تعلق ہے۔ طوالت میں دونوں سورتیں تقریباً برابر ہیں، دونوں کے مضامین میں بھی مشابہت ہے، دونوں تقریباً ایک ہی زمانے میں نازل ہوئیں
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں حق و باطل کا فلسفہ وفرق عقلی اور آفاقی دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا، سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں بتایا گیا ہے کہ شکر کے نتیجے میں توحید کے فطری جذبات پیدا ہوتے ہیں، توحید حق ہے اور شرک باطل
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں قریش کو تنبیہ و تہدید کی گئی- سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں بتایا گیا کہ قرآن بطورِ حجت آجانے کے بعد اگر قریش نے نہ مان کے دیا تو انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دیں، یہ اپنے انجام کو پہنچیں گے

اگلی سورت (الحجر) کے ساتھ ربط

- اگلی سورت " سُوْرَةُ الْحِجْر " میں قومِ لوط، قومِ شعیب اور قومِ ثمود کی ہلاکت کا ذکر ہے، یہاں سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم میں ہدایت کہ تاریخ کے اہم واقعات (ایام اللہ) سے تذکیر کی جائے

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

سورت کے اہم نکات اور کلیدی الفاظ

- قرآن کے نزول کا مقصد بتایا گیا (موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجی جانے والی آیات کا مقصد بھی یہی تھا)
- توحید و شرک کو نور اور ظلمات کہا گیا ہے
- تاریخی دلائل کے لیے "ایامُ اللہ" (اللہ کے دن) کا لفظ لایا گیا ہے - نبی اکرم ﷺ کو ہدایت کہ آپ مشرکینِ مکہ کو تاریخی دلائل سے قانونِ جزاء و سزا سمجھا دیں
- قرآن کے نزول کا مقصد بتایا گیا (موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجی جانے والی آیات کا مقصد بھی یہی تھا)
- توحید و شرک کو نور اور ظلمات کہا گیا ہے
- تاریخی دلائل کے لیے "ایامُ اللہ" (اللہ کے دن) کا لفظ لایا گیا ہے - نبی اکرم ﷺ کو ہدایت کہ آپ مشرکینِ مکہ کو تاریخی دلائل سے قانونِ جزاء و سزا سمجھا دیں
- بنی اسرائیل (ایک ناشکری اور احسان فراموش قوم) کو اللہ کی نعمتوں اور احسانات کی یاد دہانی اور شکر کے رویے کی تلقین — مشرکین مکہ کو تاریخ سے دعوتِ عبرت — اللہ کی نعمتوں کے ناقدر شناس، احسان فراموش اور نمک حرام قائدین، قوم کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں
- سورۃ میں شکر اور کفران (ناشکری) کے مضامین کی تکرار (مختلف اسالیب اور مختلف پیرائیوں میں)- شکر/کفر کے الفاظ 11 مرتبہ

مطالعہ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

- 52 آیات
- 7 رکوع
- 7 قرآن کلاسز
- 4 موضوعات پر ضمیمے (شکر اور ناشکری، سلام کی اہمیت و فضیلت، امثال القرآن، حضرت ابراہیم کی ایمان افروز اور سبق آموز دعائیں)
- کل فعل (verbs) ~ 196

I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X
ثلاثی مجرد	تفعیل	مفاعلہ	افعال	تفعّل	تفاعل	انفعال	افتعال	افعلال	استفعال
~ 124	12	0	42	10	0	0	3	0	5

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 1 (آیات 1 تا 6)

- قرآن کا تعارف اور اس کے اتارے جانے کا مقصد بتایا گیا کہ اس کے ذریعے سے لوگ عقاید و اعمال کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و عمل صالح کی روشنی میں آ سکیں (اس کو قبول کر کے)۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب اتار کر لوگوں پر حجت تمام کر دی
- ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر منحصر ہے (اللہ کی توفیق کا قانون: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی توفیق اسی کو ملتی ہے جو خود ہدایت کا طالب ہو، ضد اور ہٹ دھرمی اور تعصب سے پاک ہو، اپنے نفس کا بندہ اور اپنی خواہشات کا غلام نہ ہو، کھلی آنکھوں سے دیکھے، کھلے کانوں سے سنے، صاف دماغ سے سوچے، اور معقول بات کو بے لاگ طریقہ سے مانے)۔
- تاریکیوں کے مسافر: جو لوگ آنکھیں رکھنے اور عقل اور شعور سے بہرہ ور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی میں سفر کرنا پسند نہیں کرتے، تاریکی کے دھکے اور اندھیروں کی کھائیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں
- موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت اور ایامُ اللہ سے (شکر اور کفر پر) استدلال۔ جس طرح نبی اکرم ﷺ کو کتاب دے کر اپنی قوم کی طرف بھیجا اسی طرح موسیٰ (علیہ السلام) کو معجزات و دلائل دے کر ان کی قوم کی طرف بھیجا تا کہ وہ انھیں کفر و جہل کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی عطا کریں
- ان تاریخی واقعات سے یاددہانی کی تلقین جن میں اللہ تعالیٰ نے منکر اور سرکش قوموں اور افراد کو عذاب استیصال میں مبتلا کیا اور ان کے نام و نشان تک مٹا دیئے۔ اہل مکہ کو سرکشی سے بچنے اور عاجزی و شکر کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین

سُوْرَۃُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 2 (آیات 7 تا 12)

- **شکر اور کفران کی بابت اللہ کا مقررہ قانون**- جو قوم شکر بجالاتی ہے، یعنی خدا کی بخشی ہوئی نعمتوں کی قدر کرتی ہے اور انھیں ٹھیک طور پر کام میں لاتی ہے خدا اسے اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے جو کفران نعمت کرتی ہے یعنی قدر شناسی نہیں کرتی، وہ محرومی و نامرادی کے عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہے اور یہ اللہ کا سخت عذاب ہے، جو کسی انسانی گروہ کے حصے میں آتا ہے۔
- **رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش کا ذکر** - مسلمانوں کو کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ گذشتہ تمام قوموں کی طرف بھی اللہ نے رسول بھیجے جنھوں نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ کی دعوت پہنچائی، ان رسولوں اور ان کی قوموں کی سر گزشت اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ ہر چند راہ حق میں آزمائشیں بہت پیش آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بسا اوقات اس راہ میں گھر در سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے لیکن آخر کار کامیابی اہل ایمان ہی کو حاصل ہوتی ہے۔
- **تذکیر بایام اللہ** - مشرکین مکہ کو پہلی برباد شدہ قوموں کے حالات سے عبرت کی تلقین-کہ تم برباد شدہ قوموں کے حالات سن چکے ہو، قوم نوح، قوم عاد و ثمود کے حالات تو تمہیں بتائے گئے لیکن بے شمار دوسری اقوام بھی گذری ہیں جن کے حالات اللہ نے بیان نہیں فرمائے، تم انہی کے راستے پر چلتے رہے تو تمہارا انجام بھی ان جیسا ہوگا
- منصبِ رسالت کے بارے میں قدیم زمانوں سے چلی آرہی غلط فہمیوں اور اعتراضات کا جواب دیا گیا

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 3 (آیات 13تا 21)

- اللہ کی تائید، نصرت، تمکن اور اقتدار کا مشروط وعدہ: رسولوں کے پیرؤوں کے لیے تنبیہ اور استقامت کی تلقین۔ (یعنی یہ استبدالِ قوم کے بعد زمین میں تمکن اور استخلاف کی بشارت ان کے لیے ہے جو ہر قسم کے مصائب کا مقابلہ کریں گے اور مخالفوں سے ڈر کر خدا کے خوف کو نظر انداز نہ کریں گے. اس کے مطیع و فرمانبرادر رہیں گے ـ اللہ تعالیٰ اپنے حقیقی مطیع و فرمانبراد لوگوں اور قوموں کو انعامات سے نوازا کرتا ہے-(اس استخلاف، تمکن،اقتدار اور غلبے کا وعدہ سورۃالمجادلہ آیت ۲۱ اور سورۃالانبیاء آیت ۱۰۵ میں بھی آیا ہے)
- اللہ تعالیٰ پر توکل، مصائب پر صبر ،اس کی وعیدوں کا خوف، اس کی اطاعت و فرمانبرادری - اللہ کی حمایت و نصرت کا پیش خیمہ
- اخلاص سے تہی اعمال کی مثال- راکھ کی سی، جس کا آندھی کی ہوا سے نام و نشان تک مٹ جاتا ہے
- کفر و شرک پر رہتے ہوئے کیے گئے اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں
- قیامت کے روز - کفار و مشرکین کا آخرت میں جو حشر ہوگا، اس کے مناظر-(حقیقتِ حال سامنے آجانے پر) اپنے لیڈروں کی اندھی پیروی کرنے والے پیرو اُن پر لعنت کریں گے جن کی بدولت وہ جہنم تک آ پہنچے، شیطان بھی اپنی پیروی کرنے والوں سے اعلان برات و بیزاری کردے گا

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 4 (آیات 22 تا 27)

- قیامت کے روز اہل ایمان کی عزت و تکریم - ان کے آپس میں سلام و تحیت اور مبارک سلامت کے تبادلے ہو رہے ہوں گے۔ اللہ نے اپنے قول محکم کی بدولت جس طرح دنیا میں ان کو سرفرازی بخشی اسی طرح آخرت میں بھی ان کو سرفرازی بخشے گا۔
- توحید اور شرک کی تمثیل ۔ کلمہٗ طیبہ ، توحید ہے اور اس کی مثال اس شجرِ طیبہ کی سی، جس کی جڑیں زمین میں گہری اور جس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں - یہ مستحکم، ٹھوس اور مفید ہوتا ہے۔ زمانے گزر جاتے ہیں لیکن یہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ باطل کی طوفانی ہوائیں اسے اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتیں اور ظلم و سرکشی کے کدال اسے اکھاڑ نہیں پھینک سکتے۔ اس شجرِ طیبہ کی تخم ریزی صالح انسانوں کے دلوں میں ہوتی اور اس کی پود لگتی ہی رہتی ہے اور یہ نسلاً بعد نسل بڑھتا ہی رہتا ہے
- کلمہٗ خبیثہ ، کلمہٗ شرک اور کفر و شرک پر مبنی عقائد و نظریات ہیں، کلمہٗ خبیثہ کی تشبیہ ایک شجرۂ خبیثہ کی سی، جس کی جڑیں زمین سے اکھڑ چکی ہیں اور اسے قرار وثبات حاصل نہیں۔ جھاڑ جھنکاڑ کے قسم کا درخت جس میں نہ پھول نہ پھل نہ سایہ نہ غذا۔ ہاتھ لگائیں تو اس کے کانٹے ہاتھوں کا زخمی کریں، چکھیں تو اس کی تلخی سے زبان زہر آلود ہو جائے، پاس بیٹھیں تو اس کی بدبو سے قوت شامہ ماؤف ہو کے رہ جائے۔۔ انسانیت کو اس کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس میں ذرا ثبات نہیں اور جس کے لیے زمین میں ثبات نہیں اس کے لیے فضا میں پھیلنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔
- مزدکیت ، اشتمالیت ، اشتراکیت ، ساہوکاری نظام ، سرمایہ دارانہ نظام یہ وہ شجرات خبیثہ اور آکاس بیل ہیں جن کی کوئی بنیاد نہیں ، جو انسانیت کا عرق چوس کے اس کے ڈھانچے کو خالی کیے جا رہی ہیں

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 5 (آیات 28 تا 34)

- **قریش کے لیڈروں کو انذار وتنبیہ** - کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو شرک اور کفر کے گڑھے میں دھکیل کر جہنم کا سامان کر رہے ہیں، ان کے اس عمل کو کفران یعنی ناشکری سے تعبیر کیا گیا ہے
- اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سرزمین مکہ میں کیسی کیسی نعمتیں عطا فرمائیں اور پھر ان ہی میں سے آخری پیغمبر کو اٹھایا جو ان کے پاس ایک ایسا کلمہ طیبہ لے کے آئے جو دین و دنیا کی کی کامیابی کی ضمانت ہے لیکن انہوں نے اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی بجائے اسے کفران میں بدل ڈالا، انکار کیا، حق کا راستہ روکا، اہل ایمان کو ایذائیں دیں، اور گمراہی و تباہی کے راستے پر گامزن ہو گئے
- مسلمانوں کو پیغام -انہیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کہ ان میں ایمان و عمل اور سیرت و کردار کا کوئی سقم نہ ہو، ان کی روش کفار کی روش سے مختلف ہونی چاہیے انہیں اس نعمت ایمان اور کلمہ طیبہ کے حصول پر شکرگذار ہونا چاہیے- نماز اور انفاق کی تلقین

رکوع 6 (آیات 35 تا 41)

- **ملت ابراہیمی کی وضاحت**، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے حوالے سے (یہ سورۃ کی موعظت و نصیحت کا نقطہ عروج)
- یہ وہ دعائیں ہیں جو آپ نے سرزمین مکہ کو اپنا دارالھجرت بنانے کے بعد اس سرزمین کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے کیں، یہاں ان کے تذکرے کا مقصد قریشِ مکہ پر یہ واضح کرنا ہے کہ ان کا طرزِ زندگی، اور عقائد و اعمال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں اور تمناؤں کے بالکل برعکس ہے- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے مقصد کو اگر پورا کر رہے ہیں تو یہ پیغمبر اور ان کی پیروی کرنے والے مسلمان لیکن قریش ان کے دشمن بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں-

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

رکوع 7 (آیات 42 تا 52)

اہل عقل وخرد کو مناظرِ قیامت اور قرآن سے انذار

- اللہ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں۔ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ روز قیامت اُن کا یہ حال ہوگا کہ خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی، وہ سر اُٹھائے میدانِ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے،اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے۔
- وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ انہیں ایک موقع اور دیا جائے تا کہ وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں۔ اللہ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ یہ تم لوگ تھے جو دعوی کرتے تھے ہم فنا ہونے والے نہیں۔ حالانکہ تم ان لوگوں کی بستیوں میں رہتے تھے جو تم سے پہلے تباہ ہوئے تھے۔ تمہیں معلوم تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ لیکن پھر بھی تم نے عبرت حاصل نہ کی

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

مكية

آیات 52

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ①

سورت کا مرکزی مضمون: آپ ﷺ اور آپؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ ۔ کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبردار ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

قرآن کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئی اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبرداری

قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔
تاریخ گواہ ہے کہ ناشکری (کفر) کا رویہ اختیار کرنے والے تباہ ہو کر رہے

شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے ضعیف اور اندھے پیروکاروں کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ -
کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ سے
قرآن اور حدیث پر مشتمل بات- کلمۂ طیبہ
قرآن و سنت کے خلاف بات- کلمۂ خبیثہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال-
اللہ نے ان پر بے شمار انعامات و احسانات کیے-
آپ اللہ کے ایک شکر گذار بندے

مناظرِ قیامت سے انذار - شرک چھوڑ کو خالص توحید اختیار کرنے کی دعوت